سبق اردو

website: sabaqeurdu.com

E-mail: sabaqeurdu@gmail.com

جلد:۸،شمارہ : ۱۱

نومبر ۲۰۲۳

ایڈیٹر،پرنٹر،پبلشر: محمد سلیم

موبائل: 9696486386,9919142411

فی شمارہ:۲۰۰(دوسوروپے)

مطبع:عظیم انڈیا پرنٹنگ پریس،سنت روی داس نگر،بھدوہی

سرنامۂ سرورق : عادل منصوری

سرورق : دانش الہ آبادی

زرتعاون:۱۰۰۰(ایک ہزارروپے)

زرسالانہ:۲۴۰۰(چوبیس سوروپے)

Net Banking:SABAQ -E-URDU(MONTHLY)

IFSC BARB 0 GOPI BS A/C28240200000214

Bank of Baroda, Branch: Gopiganj

Gopiganj-221303,Dist.Bhadohi,UP,INDIA

کسی بھی تحریر سے ادارہ کا متفق ہونا لازمی نہیں ہے۔کسی بھی معاملے کی سنوائی صرف ضلع س۔ر۔ن۔(بھدوہی)ہی کی عدالت میں ہوگی۔ادارہ

چیف ایڈیٹر

دانش الہٰ آبادی

اخلاق احمد آہن	ہندوستان کی سیاسی،سماجی وثقافتی تاریخ کی تفہیم اور پروفیسر شارب ردولوی (''جدید اردو تنقید:اصول ونظریات'' کے حوالے سے)	۷
پروفیسر زیبا محمود	پروفیسر شارب ردولوی کی فطانت	۱۰
نجمہ رحمانی	انسان دوست شاعرہ کی جذباتی تحریر'زندہ بہار لین'	۱۳
ڈاکٹر نیلوفر حفیظ	ڈاکٹر شارب ردولوی: احساس کی آواز کا شاعر	۱۸
ڈاکٹر وصی احمد اعظم انصاری	نرم وشگفتہ لہجے کا شاعر:منظور الحق ناظر	۲۳
ا۔ڈاکٹر محمد اکمل ۲۔پروفیسر ثوبان سعید	نوجوانوں کے اقبال(۹نومبر ۱۸۷۷۔۲۱اپریل ۱۹۳۸)	۲۶
نفیس عبدالحکیم	وارث علوی کا تنقیدی ارتکاز	۲۹
ا۔محمد افضل حسین ۲۔ڈاکٹر شیوپیہ ترپاٹھی	لغت وفرہنگ نویسی:معنی اور ارتقا	۳۲
سونور جک	جدید ہندوستان کی تعمیر میں قومی سنت بابا گاڈگے کی سماجی،تعلیمی فکری،خدمات اور خیالات	۳۵
حامد رضا	علامہ اقبال کے تعلیمی افکار:ایک جائزہ	۳۸
از۔اے۔نوراللہ شریف	کرناٹک کے علاقۂ ملناڈ میں اردو ادب کی روایت	۴۲
توصیف احمد الائی	روبینہ میر کی شعری خدمات	۴۳

نرم وشگفتہ لہجے کا شاعر: منظور الحق ناظر

ڈاکٹر وصی احمد اعظم انصاری

اسسٹنٹ پروفیسر

خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی، لکھنؤ

سرزمین مئو زبان وادب کے حوالے سے ہمیشہ سرسبز وشادات رہی ہے۔ یہاں کی مٹی منظوم ومنثور قلم کاروں کے لئے بے حد موزوں رہی ہے اور یہاں کا ماحول فن اور تخلیق کے عین موافق ہے۔ یہاں نہ صرف ریشمی دھاگوں سے دیدہ زیب ساڑیاں تیار ہوتی ہیں بلکہ یہاں الفاظ کے چنندہ موتیوں سے اشعاروغزل کے حسین ہار بھی بنائے جاتے ہیں۔ کبھی غور سے سنئے یہاں ہر گھر کے مغنی آوازوں سے الہامی نغمے بھی سنائی دیتے ہیں۔ اسی زمین نے مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی، فضا ابن فیضی، مختار ندوی، سعید الرحمٰن اعظمی، اثر انصاری، گمان انصاری، سردار شفیق، ماہر عبدالحئی، منشی عبداللہ منظر جیسے شعرا وادباء کو ادبی دنیا میں ایک خاص مقام ومرتبہ عطا کیا اور خوش قسمتی سے ''شاخ گل تازہ'' جو منظور الحق ناظر کی تخلیق ہے جو اسی خاک سے نسبت رکھتی ہے۔ 'گل شاخ تازہ' کے تخلیق کار نے اپنے دلی جذبات، احساسات ونفسیات کو الفاظ کے خوبصورت رنگوں سے نہ صرف سجایا اور سنوارا ہے بلکہ تشبیہات واستعارات کے تانے بانے سے اس کی مینا کاری بھی کی ہے۔ قلم کار نے اپنی تخلیق کو زیور طبع سے آراستہ وپیراستہ کرکے اردو زبان وادب کے قارئین وشائقین کے روبرو حاضر و ناظر کردیا ہے۔

منظور الحق ناظر نے جس ادبی ماحول میں ہوش سنبھالا، اس کے اطراف واکناف میں شعروشاعری کا چرچا ہوتا رہتا تھا اور بہت جلد وہ اس ماحول کے رنگ میں ڈھل گئے یا یوں کہئے کہ 'بزم تعمیر اردو' کے مرید ہوگئے۔ اور مرید ایسے ہوئے کہ جیسے فراق گورکھپوری کا یہ شعر گنگنا رہے ہوں۔

سنتے ہیں عشق نام کے گذرے ہیں اک بزرگ
ہم لوگ بھی فقیر اسی سلسلے کے ہیں 1

کلیات فراق غزلیات

(جلد اول) مرتب۔ جعفر رضا، قومی کونسل برائے فروغ زبان اردو۔ نئی دہلی

آپ کا شمار 'بزم تعمیر ادب مئو' کے بنیاد گذاروں میں ہوتا ہے اور آپ اس تنظیم سے تقریباً 30 برس سے جڑے ہوئے ہیں جن میں فضا ابن فیضی، اثر انصاری، سردار شفیق، ماہر عبدالحئی جیسے مشہور ومقبول قلم کاروں کی ایک طویل فہرست ہے۔ آج بھی آپ بزم کی نشستوں میں برابر شریک ہوتے رہتے ہیں۔ 2۔ منظور الحق صاحب شہرہ آفاق شاعر فضا ابن فیضی سے بہت عقیدت رکھتے تھے اور انہیں احترام کی نظر سے دیکھتے تھے۔ وہ پہلے اپنا تخلص عاطر لکھتے تھے، لیکن فضا صاحب کے کہنے پر انہوں نے اپنا تخلص عاطر سے بدل کر ناظر رکھ لیا اور آج تک یہی تخلص استعمال کررہے ہیں۔ 3۔ آپ کے کلام کی فنکارانہ پختگی کو دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس سے قبل آپ کے دو چار مجموعے زیور طبع سے آراستہ ہوکر منظر عام پر آکر داد تحسین حاصل کرچکے ہونگے، مگر ایسا نہیں ہے یہ آپ کا پہلا مجموعہ کلام ہے جس میں شعریت اپنے کمال معراج پر دکھائی دیتی ہے۔

اردو ادب کی تاریخ کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوجاتی ہے کہ غزل اردو شاعری کی سب سے زیادہ مشہور ومقبول اور محبوب صنف سخن ہے۔ غزل دراصل دلی جذبات واحساسات کو اشاروں و کنایوں میں اختصار کے ساتھ بیان کرنے کا فن ہے، جس میں غم جاناں وغم دوراں کو الفاظ کے رنگ برنگے پھولوں سے سجا کر حسین پیرایہ میں اس طرح پیش کیا جاتا ہے کہ جو سنتا ہے اسی کی داستان معلوم ہوتی ہے۔ منظور الحق ناظر نے جب غزل کی دیوی کے آگے سر جھکایا تو اس نے ایسی دعا (آشیرواد) دی کہ اس کی برکت سے آج بھی فیضیاب ہورہے ہیں۔ بلاشبہ غزل کا دامن پہلے کے مقابلے میں بے حد وسیع ہوگیا ہے مگر غزل کے تمام تر وسیع دامن کو برتنا ہر شاعر کے بس کا کام نہیں۔ خوش قسمتی سے منظور الحق ناظر نے غزل کے اس وسیع دامن کے ہر حصے سے استفادہ کیا ہے اور اس کو بہتر سے بہتر طریقے سے اپنے الفاظ وجذبات سے مزین بھی کیا ہے۔ اشعار دیکھئے۔ 4

گفتار سے کانوں میں رس گھول رہے ہیں وہ
نغمہ ہے، ترنم ہے، پُرکیف صداؤں میں

امید کی پھوٹے گی اک روز کرن ناظر
تاثیر کرو پیدا تم اپنی دعاؤں میں

شاخ گل تازہ ص۔ 170

'شاخ گل تازہ' کے اشعار کو پڑھتے ہوئے محسوس ہوتا ہے کہ قیس دیوانہ وار تلاش لیلا میں سرگرداں وپریشاں ہے اور کبھی کبھی ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ اپنی دیوانگی سے نکل کر مسجد ومنبر کا خطیب ہوگیا ہے اور سماج کو راہ راست پر لانے کے لئے کوشاں ہے۔ اور کبھی کبھی عالم وجد میں آباؤ اجداد کی میراث کو بچانے کی لامحدود کوششیں کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ ملاحظہ ہوں چند اشعار 5

پتھر لیے کھڑے تھے جہاں لوگ صف بہ صف
ہاتھوں میں لے کے آئینہ میں بھی ادھر گیا

وہ خوش نصیب شخص ہے دنیا میں دوستو
جو آخرت کا خوف لئے کام کرگیا

کشتیاں ہم نے جلادیں لب ساحل ناظر
ہم میں اجداد کا وہ عزم جواں باقی ہے

شاخ گل تازہ ص۔ 152,212

منظور الحق جہاں ایک طرف رومانیت کے لبادے میں شاعری کی گلیوں سے گذرتے ہوئے، عشق کی وادیوں میں سفر کرتے ہوئے مختلف قسم کے پھولوں کی بو باش میں لپٹے ہوئے نظر آتے ہیں اور دوسروں کو اس کی خوشبو سے معطر کر رہے ہیں۔ وہیں دوسرے پل وہ رومانیت کی چادر اتار کر مذہبی اعتکاف میں سر بہ سجود دکھائی دینے لگتے ہیں۔ یہ شعر پیش خدمت ہے 6

نزول ہوگا ابھی رحمتِ الٰہی کا
دعا کے واسطے لو ہاتھ اٹھا رہا ہوں میں
شاخ گل تازہ ص۔ 182

ناظر کی شاعری میں رومان و جمالیات کا خوبصورت رنگ آسمان میں بکھرے ستاروں کی کہکشاں کے جھرمٹ کی مانند معلوم ہوتا ہے۔ اس کہکشاں کی ضوفشاں سے لاکھوں دیوانہ لیلا کے اذہان وقلوب منور ہو رہے ہیں اور 'شاخ گل تازہ' میں اپنے دلبر کا حسین وجمیل سراپا تلاش کر رہے ہیں۔ اور اس کے مطالعہ سے دلی تسکین حاصل کرتے ہیں۔ چند اشعار آپ کی توجہ کے طالب ہیں۔ 7

شاخ صندل کی طرح، صبح کے منظر کی طرح
میرا دلبر ہے حسیں ماہ منور کی طرح

مجھ کو ترے جمال نظر کی ہے جستجو
جگنو، نہ کہکشاں، نہ قمر چاہئے مجھے

زلف ہے کالی گھٹا اور چاند ہے رخسار دیکھ
زندگی کو زندگی سے کس قدر ہے پیار دیکھ
شاخ گل تازہ ص۔ 123,53,187

ناظر کی شاعری میں محبوب کا تصور پرتکلف ماحول میں وجود میں آتا ہے۔ ناظر کے یہاں محبوب تیز و شوخ ہونے کے ساتھ ہی ساتھ مشرقی روایت کی پاسداری کرتا نظر آتا ہے اور اس پر مغربی روایت کا سائبہ تک دکھائی نہیں دیتا ہے۔ وہ تہذیبی و اخلاقی اقدار کا محافظ اور زمانے کے نشیب و فراز سے بخوبی واقف ہے۔ ناظر کے یہاں محبوب کا تصور کسی مقدس دیوی سے کم نہیں ہے جس سے وہ پوری عقیدت رکھتے ہیں اور بہت ہی ادب و احترام سے عہد وفا نبھاتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ناظر کے یہاں محبت کے ساتھ عقیدت کی خوشبو محسوس ہوتی ہے۔ ملاحظہ ہوں 8

شوخی بھی ہو حیا بھی ہو بوئے وفا بھی ہو
محبوب ہو وہی جسے دل چاہتا بھی ہو

زلفیں کبھی سیاہ تھیں چہرہ گلاب تھا
جس کو میں چاہتا تھا کوئی ماہتاب تھا

ان کو بھی تامل ہے، ہم سے بات کرنے میں
ہم بھی کچھ جھجکتے ہیں رات کے اندھیرے میں

کون آنے والا ہے آج میرے آنگن میں
ذرے ذرے تاباں ہیں رات کے اندھیرے میں
شاخ گل تازہ
ص۔ 173,171,127,119

ناظر کی شاعری کا جہاں ایک حصہ رومان و جمالیات سے پُر نظر آتا ہے وہیں دوسری جانب ان کی شاعری میں سیاسی رنگ کی بھی آمیزش معلوم ہوتی ہے۔ ناظر کے اشعار میں ان کے شہر کے دیگر شعراء کی طرح احتجاجی لے کی صدا کم سنائی دیتی ہے۔ ان کی شاعری میں روایت سے بغاوت کی صدا نہ ہو کر حوصلے کی اڑان دکھائی دیتی ہے۔ ناظر کی شاعری وطن پرستی، قومی ہمدردی اور اس کی عظمت سے مزین ہے جس میں ناظر وطن کی سربلندی کے نغمے گاتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ علاوہ ازیں ان کی شاعری میں فرقہ وارانہ فسادات، مذہبی منافرت بھری سیاست اور اس کے نتیجہ میں سماج میں پیدا ہونے والے منفی اثرات، سماج میں باہمی رشتے کے بکھرتے تانے بانے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اشعار جگہ جگہ دیکھنے کو ملتے ہیں جو ہندوستان کی مشترکہ تہذیبی روایت، آپسی بھائی چارہ کی بڑھتی ہوئی کھائی کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اس متزلزل ہوتی ہوئی کھائی کو کیسے روکا جائے اس بات پر غور وفکر کی دعوت دیتی ہے۔ چند اشعار بطور مثال پیش خدمت ہیں۔ 9

آئے گی جب بھی عظمت ہندوستاں پر آنچ
سرحد پہ ہم کو برسرِ پیکار دیکھنا

کس سے انصاف کی امید کریں گے ناظر
اب تو مجرم کی عدالت میں پذیرائی ہے

حاکم وقت مجھے اتنی حقارت سے نہ دیکھ
میرے ہی دم سے ترا نام ونشاں باقی ہے

کشتیاں ہم نے جلا دیں لب ساحل ناظر
ہم میں اجداد کا وہ عزم جواں باقی ہے
شاخ گل تازہ ص۔ 152,48,142

منظور الحق ناظر کی شاعری میں موسیقیت و نغمگی پائی جاتی ہے۔ آپ کی شاعری سلیس و رواں دواں ہے۔ آپ کی زبان آسان، اشعار زبان زد ہو جانے والے ہیں۔ ان کی شاعری میں ایک عوامی شاعری نظر آتی ہے۔ وہ الفاظ کے انتخاب میں متوسط راستہ اپناتے ہیں۔ الفاظ کے انتخاب میں نہ بہت پیچھے پلٹ کر دیکھتے ہیں کہ متروک الفاظ شاعری میں شامل ہونے لگیں اور نہ ہی بہت آگے بڑھ کر الفاظ کا انتخاب کرتے ہیں۔ آپ کی شاعری میں ماڈرن الفاظ کی کمی محسوس ہوتی ہے کیونکہ آج کے اس عہد میں عام بول کی زبان میں انگریزی اور ہندی الفاظ کی آمیزش دیکھنے کو ملتی ہے جوان کے کلام میں نہیں کے برابر ہے۔ ناظر کی شاعری وقت کا ہاتھ پکڑ کر چلنے والی شاعری ہے جو کلاسیکی اور جمالیاتی شاعری کا حسین سنگم معلوم ہوتی ہے۔ اشعار ملاحظہ ہوں۔ 10

دوستی حد سے بڑھی تو مسئلہ ہوجائے گا
پاؤں میں پھر بیڑیوں کا سلسلہ ہوجائے گا

شاعری کی اوج پر پہنچے گا میرا بھی قدم
''نکتہ فن'، جب پکڑنا مشغلہ ہوجائے گا

آنکھوں کا اپنی مجھ کو نشہ کون دے گیا
جینے کی یہ انوکھی ادا کون دے گیا

میں امن کا نقیب تھا اس شہر میں مگر
میرے ہی نام ساری خطا کون دے گیا
شاخ گل تازہ ص۔155,223

ناظر کے یہاں رنگ منشا خوشگواری کے ساتھ درد وکرب بھی موجود ہے۔ وہ بلاشبہ احساسات وجذبات کے شاعر ہیں۔ ان کے خامہ زرنگار نے جہاں شعری محاسن کے فنی اصول کے ساتھ ہی ساتھ فکری گہرائی کو کمال معراج پر پہنچا دیا ہے۔ ان کے کلام میں سادگی وسلاست دیکھنے کو ملتی ہے جس میں آبشار کی سی روانی پائی جاتی ہے اور اس روانی میں ایک لے بھی سنائی دیتی ہے۔ اشعار میں موزونیت دیکھنے کو ملتی ہے جس میں ان کا لہجہ بھی نرم وشگفتہ ہے۔ ان کی شاعری کا اپنا ایک معیار ہے اور ان کا ہر شعر اسی معیار کا آئینہ ہے۔11

محسوس عمر بھر وہ کرے گا کسک مری
سینے میں اس کے درد نہاں چھوڑ جاؤں گا

کسی بھی قسم کا شکوہ نہیں ہے غیروں سے
فریب اپنے ہی لوگوں سے کھا رہا ہوں میں

شدت کرب سے آنکھوں میں نہ ٹھہرے آنسو
ہم ترے غم کی حفاظت بھی کہاں تک کرتے
شاخ گل تازہ ص۔73,181,165

منظور الحق ناظر کی شاعری میں جدیدیت کے تمام رنگ ملتے ہیں۔ ان کے مجموعہ کلام میں گل وبلبل، رنگ وخوشبو، اجالے، اندھیرے، شب وروز، سمندر وساحل، عہد وپیماں، نشاط وغم، وصل وہجر، جگنو وکہکشاں، قمر، خواب جیسے الفاظ کثرت سے ملتے ہیں۔ ان کے یہاں ماضی کا درد ہے اور مستقبل سے امید۔ ناظر جدید شاعروں کی صف میں کھڑے نظر آتے ہیں مگر ان کی شاعری ایک انفرادی رنگ رکھتی ہے اور وہ رنگ انقلاب کا ہے۔ ان کے یہاں حرارت ہے زندگی سے امید ہے، مایوسی ان کی شاعری میں کہیں نظر نہیں آتی۔ ان کے یہاں حوصلہ ہے، آگے بڑھنے کی لگن ہے۔ نیز وہ قوم وملت کو کامیابی کی منزل پر دیکھنا چاہتے ہیں۔ آپ کی شاعری امن وامان کا پیغام دیتی ہیں۔ آپ کے یہاں حالات سے انحراف نہیں بلکہ حالات کا سامنا کرنے کی جراءت مندانہ اقدام موجود ہیں۔ آپ کی شاعری میں الہام نہیں آپ کے یہاں مشکل پسندی نہیں مگر عربی وفارسی، ہندی کے الفاظ کی کمی محسوس ہوتی ہے۔ ان کے کلام میں شکوہ نہیں، ان کی شاعری میں قناعت ہے، حکمت ہے اور جوش کے بجائے ہوش مندی ہے، شعور ہے۔ آپ شاعری کے فن پر مکمل دسترس رکھتے ہیں۔ اشعار ملاحظہ ہوں۔12

میر کمرے میں وہی خوشبو سہانی دے دے
نرگس وسروسمن، رات کی رانی دے دے

اے خدا سنتے ہی جھوم اٹھے یہ ساری محفل
میرے اشعار کو کچھ ایسے معانی دے دے
شاخ گل تازہ ص۔85-86

کتابیات

1۔کلیات فراق غزلیات (جلد اول) مرتب۔ جعفر رضا، قومی کونسل برائے فروغ زبان اردو۔نئی دہلی
2۔شاخ گل تازہ۔منظور الحق ناظر ص۔10، منظر پریس مئو، 2022ء
3۔شاخ گل تازہ۔منظور الحق ناظر ص۔11، منظر پریس مئو، 2022ء
4۔شاخ گل تازہ۔منظور الحق ناظر ص۔170، منظر پریس مئو، 2022ء
5۔شاخ گل تازہ۔منظور الحق ناظر ص۔152,212، منظر پریس مئو، 2022ء
6۔شاخ گل تازہ۔منظور الحق ناظر ص۔182، منظر پریس مئو، 2022ء
7۔شاخ گل تازہ۔منظور الحق ناظر ص۔123,53,187، منظر پریس مئو، 2022ء
8۔شاخ گل تازہ۔منظور الحق ناظر ص۔173,171,127,119، منظر پریس مئو، 2022ء
9۔شاخ گل تازہ۔منظور الحق ناظر ص۔152,48,142، منظر پریس مئو، 2022ء
10۔شاخ گل تازہ۔منظور الحق ناظر ص۔155,223، منظر پریس مئو، 2022ء
11۔شاخ گل تازہ۔منظور الحق ناظر ص۔73,181,165، منظر پریس مئو، 2022ء
12۔شاخ گل تازہ۔منظور الحق ناظر ص۔85-86، منظر پریس مئو، 2022ء

azam.ansari81@gmail.com
Mob.09621272244